REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

رجسٹرڈ

۱۰ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۳۱ صلح ۱۳۳۷ ہش ۳۱ جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت تاحال نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

معاہدہ بغداد کے ایک رکن کے خلاف جارحانہ کارروائی کو تمام ارکان کے خلاف حملہ تصور کیا جائیگا

معاہدۂ بغداد کے سیکرٹری جنرل مسٹر عونی خالدی کا بیان

انقرہ ۳۰ جنوری۔ معاہدہ بغداد کے سیکرٹری جنرل مسٹر عونی خالدی نے اعلان کیا ہے کہ معاہدہ بغداد اس اصول کا پابند ہے کہ ایک رکن کے خلاف جارحانہ کارروائی کو تمام ارکان کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔ مسٹر خالدی نے کہا کہ یہ اصول معاہدہ کی دستاویزات میں تحریری طور پر موجود ہے۔ معاہدہ کا مقصد اجتماعی سلامتی ہے۔ اور اس کے ارکان ایک دوسرے کے دفاع کے لئے امداد کرنے کے پابند ہیں۔

یاد رہے کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ معاہدۂ بغداد کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ اس کے ایک رکن کے خلاف جارحانہ کارروائی کو تمام ارکان کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔ اس وقت تک عام خیال یہی تھا کہ وہ صرف اس حد تک پابند تھے کہ کسی رکن پر حملہ کی صورت میں وہ باہمی مشورہ اور تعاون کرینگے۔ مسٹر خالدی نے کہا کہ معاہدے کی فوجی منصوبہ بندی کی تنظیم کا نام مشترکہ فوجی منصوبہ بندی سٹاف کر دیا گیا ہے۔ منصوبہ بندی سٹاف کا قیام ایک متحدہ کمان قائم کرنے کی جانب پہلا قدم ہے۔

"عدن کی سرحدوں پر یمن حملے کر رہا ہے"

برطانوی وزیر نوآبادیات کا بیان

لندن ۳۰ جنوری۔ برطانوی وزیر نوآبادیات مسٹر لینوکس بائڈ نے برطانوی پارلیمنٹ میں بتایا کہ برطانیہ اور عدن کے برطانوی زیر حفاظت علاقوں پر یمن کی جانب سے پھر حملے شروع ہو گئے ہیں۔ انہوں نے دارالعوام کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ تازہ حملوں میں یمن نے بھاری توپیں اور مشین گنیں بھی استعمال کی ہیں۔ کئی مرتبہ برطانوی طیاروں پر بھی جو ٹیکے لگانے جا رہے تھے سرحد پار سے گولیاں چلائی گئیں۔ یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل یمن کے ولیعہد اور وزیر خارجہ لندن آئے تھے انہوں نے مسٹر سلون لائڈ سے ملاقات کی تھی جو ناکام رہی۔

جنوبی کوریا میں ایٹمی توپیں

سیئول ۳۰ جنوری۔ جنوبی کوریا میں متعین اقوام متحدہ کی فوجوں کو ایٹمی توپ خانے سے مسلح کر دیا گیا ہے۔ یہ بات اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے آج سیئول میں بتائی دریں اثنا جنوبی کوریا کے محکمہ سراغ رسانی نے اس اطلاع کی تصدیق کی ہے کہ ۳۸ عرض بلد کے شمال میں کمیونسٹوں نے بھی چھ ایٹمی توپیں مورچے پر لگا دی ہیں۔

کراچی میں فضائی مظاہروں کی تیاریاں

کراچی ۳۰ جنوری۔ افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ کے اعزاز میں ۲ فروری کو کراچی میں ایک زبردست فضائی مظاہرہ ہوگا۔ ہے معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی ہوا باز اس میں بعض ایسے کرتب بھی دکھائیں گے۔ جو آج تک دنیا کی کسی فضائی فوج نے پیش نہیں کئے۔ اس مظاہرے کی کئی روز سے کراچی میں مشقیں جاری ہیں۔

شامیوں سے تصادم میں دو اسرائیلی ہلاک

تل ابیب ۳۰ جنوری۔ ایک اسرائیلی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل شامی فوجیوں سے ڈیڑھ گھنٹے کی ایک جنگ میں دو اسرائیلی ہلاک اور کم سے کم چھ زخمی ہوئے۔

کراچی اور کابل کے درمیان وائرلیس ٹیلیفون

کراچی ۳۰ جنوری۔ کل سے کراچی اور کابل کے درمیان وائرلیس ٹیلیفون سروس شروع ہو گئی ہے یہ سروس ہفتے میں دو دن اتوار اور بدھ کو کام کریگی۔

محاذ استصواب کی کنونشن

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ مقبوضہ کشمیر کے محاذ استصواب کی سالانہ کنونشن اگلے ہفتہ ہو رہی ہے جس میں بخشی حکومت کے خلاف دہشت انگیزی کی نئی مہم کے علاوہ ریاست کے سیاسی حالات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ محاذ کی مجلس عاملہ نے ایک کمیٹی بھی مقرر کی ہے جو اس موقعہ پر شیخ عبداللہ کو ۵ لاکھ روپے کی تھیلی پیش کرنے کے لئے رقم اکٹھی کرے گی۔

مغربی پاکستان میں سڑکوں کی تیاری

لاہور ۳۰ جنوری۔ گذشتہ سال مغربی پاکستان میں سڑکوں کی تعمیر پر ۳ کروڑ دس لاکھ روپے خرچ ہوئے اور ۴۰۰ میل لمبی سڑکیں بنائی گئیں۔ بہاولپور اور ملتان ڈویژنوں میں بانوے میل پشاور میں ۴۶ میل بلوچستان میں ۲۰ میل اور مشرقی سندھ میں ۲۹۲ میل لمبی سڑکیں بنیں۔

لکھن پال کو سرینگر جانے کی اجازت نہیں ملی

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ "کشمیر کا جھگڑا ختم کرو کمیٹی" کے چیئرمین مسٹر پی۔ ایل لکھن پال کو بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر جانے کا پرمٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مسٹر لکھن پال سرینگر جا کر شیخ عبداللہ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ حکومت نے درخواست مسترد کرنے کا کوئی سبب نہیں بتایا۔

پونے دو لاکھ کا سامان پکڑا گیا

کراچی ۳۰ جنوری۔ کسٹمز کے عملے نے وفاقی دارالحکومت میں دو مقامات پر چھاپے مار کر پونے دو لاکھ روپے کی مالیت کے سمگل شدہ سامان پر قبضہ کر لیا۔ اس سامان میں عمدہ غیر ملکی کپڑا۔ نائلن کے موزے اور مصنوعی سونے کے زیورات شامل ہیں۔

لاکمیشن سوال نامہ جاری کریگا

کراچی ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ لاکمیشن نے بعض اہم امور کے متعلق ایک سوال نامہ جاری کر کے موزوں افراد اور تنظیموں سے ان کی رائے معلوم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

راولپنڈی ۳۰ جنوری۔ علامہ عنایت اللہ مشرقی کل سنٹرل جیل راولپنڈی سے رہا کر دیئے گئے۔ آپ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت ۳ مہینے سے نظر بند تھے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۸ء

مذہب اور انتخابات

"ریاست دہلی" میں ایک اداراتی نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک پوسٹر پر تنقید کی گئی ہے جو انقلابی محاذ کراچی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اور جس میں کہا گیا ہے کہ اسلام کی رُو سے انتخابات مشرکانہ اور مسلمانوں کو بے غیرت بنانے کا ایک بدترین ذریعہ ہیں اور مسجدوں کے ذریعہ انقلابی کونسل مقرر کر کے الیکشن پر کروڑوں روپیہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

اس پر ریاست دہلی کا تبصرہ حسب ذیل ہے۔

"خوب! ایک اہل الرائے نے خوب کہا ہے کہ مذہب مداری کا ایک تھیلا ہے جس میں سے جو بھی چاہو اور جب بھی چاہو اپنی مرضی کے مطابق مذہبی احکام نکال لو۔ مذہب کی اس دلچسپ پوزیشن پر جب ہندوستان میں کانگرس اور خلافت کی تحریک کا زور تھا تو یار لوگوں نے قرآن میں سے ہندو مسلم اتحاد کے حق میں آیتیں نکال لیں۔ مسلم لیگ کا زور ہوا تو ہندوؤں سے الگ رہنے کے احکام حاصل کرنے کیلئے پاکستان کی تحریک شروع ہوئی تو اسلام کے نام پر اور اب اگر پاکستان میں الیکشن ہونے والے ہیں۔ تو مذہبی اعتبار سے ان کو حرام قرار دیا جا رہا ہے۔ تاکہ پاکستان کی برسراقتدار پارٹی وہاں کی پبلک کو مسلسل اپنی ذاتی اغراض کا تختہ مشق بناتی چلی جائے۔ اور وہاں انتخابات نہ ہوں!"

(ریاست دہلی ۲۰ جنوری ۱۹۵۸ء)

ریاست کی یہ تنقید جہاں تک فی زمانہ موجودہ سیاست میں مذہب کو گھسیٹنے کا تعلق ہے صحیح ہے اصل بات یہ ہے کہ موجودہ سیاست خاصکر مشرقی ممالک میں نہایت گندی ہو چکی ہے۔ اور مذہب ہی نہیں بلکہ ہر چیز کو اس نے گندہ کر رکھا ہے۔ جمہوریت ہی کو لے لیجئے۔ جہاں تک انسانی عقل کا تعلق ہے جمہوری اصول اچھے ہیں۔ اور اگر ہر ملک کے لوگ ان عقلی اصولوں پر بھی دیانت داری سے عمل کریں۔ تو دنیا میں امن کی ترقی ہو سکتی ہے۔ اس لئے انسانیت کو اصل خطرہ نہ تو عقلی اصولوں کی وجہ سے ہے۔ اور نہ مذہب کی مختلف توجیہات کی وجہ سے بلکہ اس غیر دیانت دارانہ ذہنیت کی وجہ سے ہے جو آج ساری دنیا میں کام کر رہی ہے۔ اور جس کی بدترین صورت مشرقی ممالک میں اس لئے نمایاں ہے کہ یہاں مذہب کی لوح تو ختم ہو چکی ہے۔ لیکن عوام مذہب کے نام سے ابھی تک چمٹے ہوئے ہیں۔

مشرقی ممالک کی سب سے بڑی مصیبت یہی ہے۔ کہ یہ بحرانی حالت میں سے گزر رہا ہے۔ مغرب نے مذہب کو سیاست سے جدا کر کے عوام کے دلوں میں ایک قسم کا اطمینان پیدا کر دیا ہے۔ اور وہاں کوئی شخص چالبازی سے مذہب کو استعمال کر کے سیاسی مفاد حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن مشرقی ممالک میں سیاسی لوگ مذہب کی آڑ میں شکار کھیلنا ابھی تک اپنے لئے اس لئے ضروری اور مؤثر سمجھتے ہیں کہ یہاں کے عوام مذہب کے نام پر ابھی تک دھوکا کھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ریاست نے اپنے اس نوٹ میں یہ صحیح کہا ہے کہ

"مذہب کوئی بھی برا نہیں۔ اور تمام مذاہب انسان میں نیکی اور بلندی پیدا کرنے کے لئے عالم وجود میں آئے۔ مگر مذہب پرستوں نے مذہب کی مٹی پلید کی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا تمام مذاہب سے ہی متنفر ہو گئی۔ چنانچہ سوال یہ ہے کہ اگر اسلام کے مطابق انتخابات حرام ہیں۔ تو پھر اسلامی ممالک میں طریقہ حکومت کیا ہو اور وہاں کی پبلک کو ہانکنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ پاکستان کی پبلک کو خود ہی غور کرنا چاہیئے۔ کہ ان کو مذہب کے نام پر کیوں تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔"

(ریاست دہلی ۲۰ جنوری)

آج تمام دنیا کے عوام سیاسی طور پر بیدار ہو چکے ہیں۔ بادشاہی نظام کو اب کسی ملک کے عوام برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جہاں چند بادشاہ مشرقی ممالک میں نظر بھی آتے ہیں۔ تو اب سوائے شاید افغانستان کے کوئی بھی ایسا ملک نہیں۔ جہاں بادشاہوں کو پہلی جیسی خود مختاری حاصل ہو۔ اس لئے یہ درست ہے کہ اگر انتخابات اسلام میں حرام ہیں۔ تو پھر اسلامی ممالک میں طریقہ حکومت کیا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ متذکرہ بالا پوسٹر میں مساجد کے ذریعہ انقلابی کونسل قائم کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ آج کی دنیا میں ایسی حکومت کو کون قبول کر سکتا ہے۔

اسلام نے بے شک بعض ایسے اصول دیئے ہیں۔ جو اہل سیاست کو ایمانداری سے حکومت کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو یہ اصول اسلام کے بنیادی اصول تقوے پر مبنی ہیں۔ اس لئے اسلام انتخابات کے برخلاف نہیں بلکہ آیت وامرھم شوریٰ بینھم میں مسلمانوں کو باہم مشورہ کر کے حکومت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک ملک میں ایسے لوگوں کا علم جو صاحب الرائے ہوں انتخابات کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ خلافت الٰہیہ کا معاملہ اور ہے۔ آج کے مسلمان کوئی ایسا خلیفہ نہیں بنا سکتے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو۔ اس لئے لازماً ہمیں جمہوری طریقوں سے استفادہ کرنا ہے۔ اور جہاں تک انتخابات کا تعلق ہے۔ اگر اسلام کے بنیادی اصول تقوے کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو آج کی گندی سیاست میں انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ پھر یہ سوال مذہب کا نہیں بلکہ تقوے اور دیانت داری کا رہ جاتا ہے۔

ہماری رائے یہی ہے کہ اسلام میں انتخابات حرام نہیں ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی ذہنیت تقوے کے مطابق نہیں رہی جو برائی کی اصل جڑ ہے اصل مصیبت یہی ہے۔ کاش ہمارے مذہبی راہنما اپنا وقت عزیز بجائے سیاست میں براہ راست پارٹی بازی سے دخل اندازی کرنے کے عوام کی ذہنیت کو اسلامی سانچوں میں ڈھالنے پر صرف کرتے اگر وہ قوم کو تقوے کے اصولوں پر قائم کر دیں۔ تو یہی انتخابات رحمت بن سکتے ہیں

اس ضمن میں ہم ذیل میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کے ایک حالیہ خطبہ سے کچھ عبارت نقل کرتے ہیں جو مسلمانوں کی ہر طرح راہنمائی کر سکتی ہے فھو ھذا

"اسلام ایک مستقل سچائی ہے اور کسی مستقل سچائی کو اس چیز سے واسطہ نہیں ہوتا۔ کہ کوئی شخص اسے مانتا ہے یا نہیں مانتا پس وہ مصیبتیں آفتیں اور مشکلات مسلمانوں کے لئے ہیں۔ ورنہ اسلام ان مشکلات کے دائرہ سے کلی طور پر باہر ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی علاقہ میں آندھی آ جاتی ہے اور سارے جو پر چھا جاتی ہے۔ تو سورج چاند اور ستارے نظر آنے بند ہو جاتے ہیں۔ اب بظاہر وہ آندھی چاند اور ستاروں کے لئے ہوتی ہے کہ وہ اس کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ لیکن حقیقت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آندھی انسانوں کے لئے ہوتی ہے کہ سورج اور چاند اور ستارے انہیں نظر نہیں آتے ورنہ وہ اسی طرح چمک رہے ہوتے ہیں۔ اور فضائیں ان سے اسی طرح روشن ہوتی ہیں جیسے پہلے روشن تھیں۔ آندھی صرف چند فٹ کی بلندی تک ہوتی ہے۔ اور وہ بھی دس بیس میل کے علاقہ میں کہ جس میں وہ انسانوں کے ایک حصہ کو سورج چاند اور ستاروں کی روشنی سے محروم کر دیتی ہے۔ اسی طرح آندھی کی وجہ سے کچھ لوگوں کے مکان گر جاتے ہیں۔ کچھ چھتیں اڑ جاتی ہیں۔ کچھ خیمے پراگندہ ہو جاتے ہیں کچھ درخت اکھڑ جاتے ہیں۔ کچھ کھیتیاں خراب ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ ساری چیزیں انسان کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہوتی ہیں

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے قرآن کریم کی اعلیٰ ارفع شان کا اظہار

(از مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مشرقی پاکستان)

قوتِ استدلال کا اعجاز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی قوتِ استدلال کے اعجاز کا اظہار ایسے طریق پر فرمایا کہ دنیا کے مذاہب میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ آپ نے اپنے حریف مخالف کے سامنے قرآن کریم کی صداقت کو اس رنگ میں پیش کیا جس سے قرآن کریم کی عظمت و شان کا اظہار ہو۔ اور بالمقابل حاملین وید اپنی کتاب کے عجز کو عملاً تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ جو دعویٰ کیا جائے وہ اپنی ہی مذہبی کتاب سے کیا جاوے اور اس کے دلائل بھی اسی کتاب سے دیئے جاویں (ملاحظہ ہو جنگ مقدس و براہین احمدیہ) چنانچہ آپؑ نے اس کے مطابق اسلام کی صداقت کے مختلف پہلو خود قرآن مجید میں سے پیش کئے۔ اور ان کے ثبوت بھی قرآن سے ہی دیئے۔ یہ ایک ایسا حربہ تھا کہ کسی کو اس مقابلہ میں آنے کی ہمت نہیں پڑتی۔

حقائق و معارف

آپؑ نے منکرین اسلام کے حملوں کے جواب اور دفاع کے لئے قرآن مجید ہی کو ہاتھ میں لیا۔ قرآن مجید کی جس آیت یا مقام پر مخالفین نے اعتراض کیا اسی مقام سے آپؑ نے اس کا ایسا دندان شکن اور مسکت جواب پیش کر دیا کہ معترض کو آگے بڑھنے کا حوصلہ نہیں رہا۔ آپ نے ایسے معترضین کے جواب میں ایک ایسی حقیقت کو واضح کیا کہ جو آپ سے پہلے مخفی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کے جس مقام پر کسی نے اعتراض کیا ہے اسی مقام پر اس کا جواب موجود ہے۔ (دیکھیں اربعین ۳ وغیرہ)

پادری عماد الدین نے "تزین الاقوال" نام کتاب لکھ کر قرآن مجید پر حملے کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں نور الحق کتاب لکھی۔ اور اس میں قرآن مجید کے جن معارف و حقائق کا انکشاف فرمایا وہ ایک دولت گرانمایہ ہے۔ اس قسم کی ایک دو نہیں متعدد مثالیں آپ کی تصنیفات میں ملتی ہیں۔ پھر آپ نے مختلف مذاہب کے عقائد باطلہ کی تردید قرآن مجید ہی سے کر کے دکھائی ہے۔ اور قرآن مجید کی آیات سے ایسا واضح استدلال کیا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ پہلے کسی کو کیوں یہ جواب نہ سوجھا۔ پھر آپؑ نے ان عقائد کی معقولیت اور حقیقت بھی قرآن کریم ہی سے واضح کی جو اسلام پیش کرتا ہے۔

قرآن حدیث پر مقدّم ہے

قرآن مجید کے متعلق خود مسلمانوں میں بعض غلط عقائد راہ پا گئے تھے۔ مثلاً مسلمانوں کے ایک گروہ میں یہ غلط خیال پیدا ہو گیا تھا کہ (معاذ اللہ) حدیث قرآن مجید پر قاضی ہے اور وہ قرآن مجید کو اپنی تفسیر اور توضیح کے لئے حدیث کا محتاج سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے قرآن مجید کی توہین قرار دیا۔ آپؑ نے پوری قوت اور جرأت کے ساتھ اس غلط عقیدہ کا بطلان ثابت کیا۔ اس کے لئے آپ نے دوسروں کی تصانیف کو اپنے استدلال کا ماخذ نہیں بنایا۔ بلکہ قرآن مجید ہی کی آیات سے یہ ثابت کیا کہ قرآن مجید ہی ایک ایسا معیار اور محک ہے کہ ہر صداقت اور ہر تعلیم جب تک اس کی رُو سے ثابت نہ ہو صداقت نہیں ٹھہر سکتی۔ اور آپ نے اپنی ماموریت کی ایک شان یہ بھی ظاہر کی کہ خدا تعالےٰ نے مجھے قرآن مجید کی اشاعت اور اسکے صحیح اور ٹھیک منشاء کے ظاہر کرنے کیلئے مامور کیا ہے۔

"ہماری جماعت کا فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنّت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سُنّت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں۔"

(مباحثہ الحق لدھیانہ ۱۸۹۱ء کشتی نوح۔ ریویو بر مباحثہ چکڑالوی ص ۵، ۶ وغیرہ)

"قرآن کریم ہر ایک وجہ سے احادیث پر مقدم ہے اور احادیث کی صحت و عدم صحت پرکھنے کے لئے وہ محک ہے اور مجھ کو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کی اشاعت کیلئے مامور کیا ہے تا میں جو ٹھیک ٹھیک منشاء قرآن کریم کا ہے لوگوں پر ظاہر کروں اور اگر اس خدمت گذاری میں علماء وقت کا میرے پر اعتراض ہو اور مجھ کو فرقہ ضالہ نیچریہ کی طرف منسوب کریں تو میں ان پر کچھ افسوس نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ سے چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہ بصیرت عطا فرمائے جو مجھے عطا فرمائی ہے نیچریوں کا اوّل دشمن میں ہی ہوں۔"

(الحق لدھیانہ ص ۳۸)

ناسخ و منسوخ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے قبل اکثر مسلمان فرقے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ناسخ و منسوخ کی تعریف امام محمد بن حزم نے یہ کی ہے:۔

"المعروف فی النّسخ فی القرآن ھو ابطال الحکم مع اثبات الخط فی الکتاب ان تکون الآیۃ الناسخۃ والمنسوخۃ ثابتین فی التلاوۃ اِلّا اَنّ المنسوخۃ لا یعمل بھا۔" (نسخ و منسوخ ص ۱۴۶)

یعنی قرآن کریم میں منسوخ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک آیت قرآن میں لکھی جا چکی ہے۔ مگر وہ قابلِ عمل نہیں ہے صرف اس کی تلاوت ہی کرنی چاہیئے۔ اس پر عمل کرنے کا حکم نہیں۔ کیونکہ منسوخ ہونے کی وجہ سے اس کا حکم باطل ہو گیا۔

اسی طرح امام ابن سلامہ رح اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ کے ص ۱۲ پر لکھتے ہیں:۔

"ما نسخ حُکمہ وبقی خطّہ"

یعنی منسوخ آیت وہ ہے جس کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور وہ قابلِ عمل نہیں۔ صرف اس کے حروف باقی ہیں جو قرآن کریم میں تلاوت کے لئے درج کئے گئے ہیں۔

اس عقیدہ کے متعلق بعض مسلمانوں نے اس قدر غلو سے کام لیا کہ جو شخص قرآن میں نسخ کا قائل نہ ہو وہ ملحد اور بے دین ہے۔ چنانچہ ابن حزم لکھتے ہیں:۔

"وقالت الملحدۃ لیس فی القرآن ناسخ ولا منسوخ وھؤلاء قوم وافقوا الیھود وجمیعًا عن الحق صدّوا وافکھم علی اللہ ردّا والکتب ناطق باثبات ما جحدوا۔"

(الموجز ص ۲۶۱)

یعنی ملحد لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہود کے مشابہ ہوئے اور تمام کے تمام حق سے روکنے والے بنے اور اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے کی وجہ سے راندے گئے۔ حالانکہ جس چیز کا وہ انکار کرتے ہیں کتاب اللہ اس کا فیصلہ کر رہی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے:۔

(۱) "عدد آیاتِ منسوخہ بپانصد رسانیدہ اند" منسوخ آیات کی تعداد پانچسو تک پہنچائی ہے۔ (الفوز الکبیر ص ۲۰)

(۲) علامہ سیوطی نے بیس آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو اتقان جلد ۲ ص ۲۳)

(۳) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ کے عقیدہ میں پانچ آیات منسوخ ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"علیٰ ما حرّرنا لا یتعیّن النّسخ اِلّا فی خمس اٰیاتٍ۔"

(الفوز الکبیر ص ۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک شعشہ بھی نہ

منسوخ ہؤا نہ منسوخ ہوگا۔ جماعت احمدیہ ہی وہ اکیلی جماعت ہے۔ جو قرآن پاک میں منسوخ آیات کے وجود کی منکر ہے۔ ہمارے عقیدہ میں قرآن مجید نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ مگر قرآن مجید کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر اس شریعت کا کوئی حکم اور کوئی آیت ٹل نہیں سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور امر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۹)

۲۔ نیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے۔ جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معنی۔ کیساتھ خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہے اور کسی فرقہ اسلام کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ وہ وحی متلو ہے جس کے حرف گنے ہوئے ہیں وہ بباعث اپنے اعجاز کے بھی تبدیل اور تحریف سے محفوظ ہے"۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۱۹)

۳۔ "علماء نے ساختہ کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔

(الحق لدھیانہ صفحہ ۹۱)

مغربی فلسفہ اور قرآن مجید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں نے قرآن مجید کو عملاً ترک کر دیا تھا۔ قرآن مجید کے متعلق وہ عملاً یہ سمجھتے تھے کہ

(۱) کوئی اس کے مفہوم پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

(۲) وہ محض تبرک کے طور پر رکھنے کیلئے ہے۔

(۳) قرآن مجید کی تفسیر اور ترجمہ کو گناہ سمجھ لیا گیا

(۴) مغربی علوم اور فلسفہ و سائنس سے مرعوب ہو کر ان کے آگے ہتھیار ڈال دئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مغربی علوم و فلسفہ کے شیدائیوں کو قرآن مجید کے آستانہ پر گرا دیا۔

عیسائی پادری اور آریہ سماجوں کی طرف سے اسلامی احکام مثلاً (۱) تعدد ازدواج ۲۔ پردہ ۳۔ طلاق (۴) جہاد ۵ بعث بعد الموت (۶) فرشتوں کا وجود۔ ۷۔ رسول کریم صلعم کی شادیاں ۸۔ آپکے غزوات (جنگیں) وغیرہ امور پر طرح طرح کے اعتراضات بڑے زور سے کئے جاتے۔ اور اسلام کو نہایت بھیانک شکل میں پیش کیا جاتا تھا۔ لیکن علماء بجائے اس کے کہ جرأت سے ان اعتراضات کے جواب دیتے ان کے متعلق عذر تراشیوں میں مشغول ہو گئے۔ سر سید احمد خان۔ سید امیر علی۔ مسٹر خدا بخش۔ مولوی چراغ علی اور مولانا شبلی نعمانی ان اہل علم مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے ایک حد تک بیرونی حملوں کی مدافعت کی لیکن وہ مدافعت اس قدر کمزور تھی اور مغربیت کی رو کے سامنے اس طرح مرعوب ہو گئے۔ کہ انہیں مجبور ہو کر اسلام کے بعض احکام کے متعلق یہ لکھنا پڑا کہ وہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے تھے۔ اب ناممکن العمل بن چکے ہیں اسی طرح اور بہت سے احکام کی انہوں نے ایسی تشریح کی۔ جو اسلام کی حقیقی روح کے بالکل منافی تھی۔ کسی شاعر نے سچ کہا ہے ع

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ

کیلئے

عطایا کی تحریک

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے خاکسار کی طرف سے وقتاً فوقتاً الفضل میں عطایا کی تحریک ہوتی رہی ہے۔ اور کئی احباب نے اس کار خیر میں کافی حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ ہسپتال کی عمارت کے دو بلاک تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ اور ان میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تیسرے بلاک کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ مگر ابھی پانچ بلاک مزید تعمیر ہونے باقی ہیں۔ نیز ہسپتال کا سامان اور ایکسرے وغیرہ بھی منگوانے ہیں۔ ان سب کے لئے خرچ کا اندازہ کم از کم اڑھائی لاکھ روپے ہے۔ لہٰذا جماعت کے ان احباب سے جنہوں نے ابھی تک اس کام میں حصہ نہیں لیا۔ خاکسار اپیل کرتا ہے کہ وہ اس میں حصہ لے کر خدمت خلق کے اس ادارہ کی تکمیل میں مدد فرمائیں۔ ربوہ اور اس کے مضافات کے غریب و نادار مریض بزبان حال یہ پکار کرتے ہیں کہ ان کے لئے ربوہ میں بہت اچھا اور ہر قسم کے سامان سے لیس ہسپتال ہو۔ جہاں وہ ہر قسم کی طبی خدمات حاصل کر سکیں۔ پس آپ ان کی اس پکار پر توجہ کریں اور ہسپتال کی تکمیل میں پوری امداد فرمائیں۔ تا رہتی دنیا تک ایسے مریضوں کی دعائیں آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے ساتھ ہوں۔

اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ان غریب اور نادار مریض بندوں کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف قدم بڑھائیں گے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی بیماریوں کو بھی دور فرمائے گا۔

وما توفیقنا الا باللّٰہ العلی العظیم ○

اگر آپ چاہتے ہیں

کہ ماضی کی یاد سے ہمارے اندر خوشی کی لہر دوڑ جایا کرے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ خدمت کے ان مبارک ایام میں خدمت کا ہر موقع ملنے پر اس رنگ میں زور لگایا جائے کہ خدمت کرنے کا پورا حق ادا ہو جائے۔ لہٰذا خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداروں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ خدمت کے ان مبارک اور تاریخی ایام میں بحیثیت عہدیدار خدمت کرنے کو غنیمت جانیں گے۔ اور خدام الاحمدیہ کی آمد کو بڑھانے میں اس رنگ میں اپنا زور صرف فرمائیں گے۔ کہ چند سالوں میں خدام الاحمدیہ کا بجٹ دگنا ہو جائے۔ تاہم خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر پوری طرح کاربند ہو کر جماعتی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھانے والے بن سکیں۔

مہتمم مالی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے نعم البدل

مورخہ ۲۵/۱ کو بروز ہفتہ میری نواسی صدیقہ بنت ڈاکٹر محمد اسلام صاحب بعمر پانچ سال خناق کی بیماری سے فوت ہو گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل دے

(خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ از ربوہ)

چندہ وقفِ جدید ادا کرنیوالے اصحاب

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۹ جنوری ۔ تیسری قسط)

شیخ عبدالخالق صاحب دارالرحمت
وسطی ۔ ربوہ ۔/۶
جمعدار غلام رسول صاحب " " ۔/۶
" " از والد صاحب مرحوم ۔/۶
مستری محمد دین صاحب امرتسری دارالرحمت وسطی ۔/۶
قاضی نور محمد صاحب کاتب " " ۔/۶
شیخ فضل حق صاحب پنشنر " " ۔/۸/۶
ماسٹر عطاء محمد صاحب " " ۔/۱
ہدایت اللہ خانصاحب " " ۔/۶
چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار " ۔/۶
مستری عبدالرحیم صاحب ٹال والے " ۔/۶
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ہومیو ربوہ ۵/۸
پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف ربوہ ۔/۸/۰
عبدالسلام صاحب باڈی گارڈ " ۔/۱
جمیل الرحمن صاحب جامعہ احمدیہ " ۔/۶
چوہدری غلام دستگیر صاحب لائلپور ۔/۶
شیخ عبدالحق صاحب ڈرائیور ربوہ ۔/۶
ملک محمد احمد صاحب وکالت تبشیر " ۔/۶
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
وکیل التبشیر ۔ ربوہ ۔/۶
سید صادق علی صاحب بذریعہ خواجہ
جلال الدین صاحب دارالرحمت وسطی ۔/۶
مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ۔/۶
پیر معین الدین صاحب ۔ ربوہ ۔/۶
خان میر صاحب دارالرحمت غربی
بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ۔/۳
حاجی محمد فاضل صاحب " " ۔/۶
زینب بی بی صاحبہ زوجہ " " ۔ " ۔/۶
سید عطاء اللہ شاہ صاحب " " ۔/۸/۰
ڈاکٹر مزمل حسین صاحب " " ۔/۶
محمد شریف صاحب لاہور ہاؤس " " ۔/۶
عنایت اللہ صاحب افغان " " ۔/۸/۰
چوہدری محمد بوٹا صاحب " " ۔/۶
سید عنایت شاہ صاحب " " ۔/۸/۰
چوہدری علی احمد صاحب " " ۔/۸/۰
احمد اللہ صاحب " " ۔/۸/۰
سید عبدالغفور صاحب چونگی " " ۔/۸/۰
حکیم رحمت اللہ صاحب " " ۔/۸/۰
مبارکہ بیگم صاحبہ " " ۔/۸/۰
بشارت نور صاحب " " ۔/۸/۰
عطاء اللہ صاحب رانجھا " " ۔/۸/۰
نور حسین صاحب " " ۔/۸/۰
ڈاکٹر منصور احمد صاحب " " ۔/۶
بشارت احمد صاحب " " ۔/۸/۰
مظفر احمد صاحب " " ۔/۸/۰

نصیر احمد صاحب دارالرحمت غربی
بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ۔/۸/۰
کیپٹن وہاب دین صاحب " " ۔/۸/۰
والدہ صاحبہ معین الدین صاحب " " ۔/۶
فیاض محمد صاحب کرمانی " " ۔/۸/۰
مستری محمد ابراہیم صاحب (گونگا) " " ۔/۶
محمد یار خان صاحب بلوچ " " ۔/۶
حمید اللہ صاحب کلرک کالج " " ۔/۱
بشیر احمد صاحب بٹ " " ۔/۱
شیخ نور الحق صاحب ایم۔ این سنڈیکیٹ
بذریعہ عبدالمنان صاحب ربوہ ۔/۶
احمد صادق صاحب محمود دستانہ ۔ ربوہ ۔/۳
امۃ الحمید بیگم صاحبہ نواب محمد احمد خان صاحب ربوہ ۔/۶
راشدہ بیگم صاحبہ ربوہ ۔/۶
صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب ربوہ ۔/۶
ملک محمد رفیق صاحب دارالصدر غربی ۔/۶
اہلیہ صاحبہ " " ۔ " " ۔/۶
ملک عبدالحی صاحب " " ۔/۶
اہلیہ صاحبہ " " ۔ " " ۔/۶
والدہ صاحبہ " " ۔ " " ۔/۶
صوفی بشارت اللہ صاحب ٹوکوڈون ربوہ ۔/۶
والدہ محمد عبداللہ صاحب ۔ لاہور ۔/۶
منشی فتح دین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۔/۶
بابو محمد شفیع صاحب نوشہروی
دارالرحمت وسطی ربوہ ۔/۵
خلیل الرحمن صاحب احمد نگر بذریعہ
بشیر احمد صاحب قمر ۔/۱
ڈاکٹر کریم اللہ صاحب " " ۔/۳
فرمان علی صاحب خادم مسجد " " ۔/۱
مستری رحمت علی صاحب " " ۔/۱
چوہدری علی محمد صاحب " " ۔/۶
مستری غلام محمد صاحب " " ۔/۶
قاضی سید علی صاحب " " ۔/۶
عبدالقیوم صاحب کمپوڈر
فضل عمر ہسپتال ربوہ ۔/۶
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب پنشنر
دارالنصر ۔ ربوہ ۔/۶
ملک چراغ دین صاحب دارالرحمت شرقی
بذریعہ مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ۔/۳۰
قاضی رشید احمد صاحب ریٹائرڈ
محاسب صدر انجمن ۔/۱
ڈاکٹر غلام حسین صاحب مرحوم ملوچاں
بذریعہ سمیع اللہ صاحب سیال ۔ ربوہ ۔/۶
محمد ابراہیم صاحب چک ۵ بذریعہ ایضاً ۔/۶
حکیم علاؤ الدین صاحب مرحوم ملوچاں " ۔/۶

(ص)
نوٹ:۔ صدر صاحب مجلس تجار ربوہ نے ۸ جنوری کو مبلغ ۵۲/۸/- اور ۵۰/- روپے کی دو رقوم مد وقفِ جدید میں جمع کروائی ہیں ۔ لیکن ان کی تفصیل دفتر میں موجود نہیں ہے۔

(انچارج دفتر وقفِ جدید)

اسماعیلی فرقہ کی سماجی تنظیم

(از حی الالانہ صدر ہز ہائی نس آغاخاں سپریم کونسل و صدر جشن تخت نشینی کمیٹی)

روزنامہ نئی روشنی کراچی کے آغاخاں چہارم تخت نشینی نمبر (۲۳ جنوری ۵۸ء) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے چند اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں (ادارہ)

ابتداہی سے انسان اجتماعی زندگی کا عادی ہے ۔ مل جل کر رہنا چاہیئے ۔ کسی شخص کو اس سے بڑی سزا نہیں دی جاسکتی کہ اسے الگ تھلگ زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جائے الگ تھلگ رہنے سے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مل جل کر رہنے سے تحفظ کا احساس پیدا ہوتا ہے ۔ چنانچہ اسی وجہ سے سماجی گروپ بنتے ہیں ۔ ایک ساتھ رہنے کی ضرورت سے سماجی رسوم و روایات قائم ہوئیں اور ضابطے اور قوانین بن گئے ۔

اسماعیلی فرقہ بھی ایسی ہی جماعت ہے ۔ جو مختلف تاریخی انقلابات کے باوجود متحد و منظم وجود برقرار رکھ سکی ۔ اگرچہ اس کے افراد دنیا کے مختلف دور افتادہ علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے ۔ ان کی سماجی تنظیم کا ڈھانچہ دوسروں کے لئے ایک مثال ہے ۔ میں ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سے فرقہ کے زیادہ سے زیادہ افراد کو فائدہ پہنچتا ہے ۔ ہر ملک میں اسماعیلیوں کی کونسلیں قائم ہیں ۔ جسے ہز ہائی نس آغاخان نے مقرر کیا ۔ یہ کونسل روشن خیال رہنماؤں پر مشتمل ہے جن کا احترام کیا جاتا ہے ۔ اسماعیلیوں کے تمام چھوٹے بڑے تنازعات فیصلہ کے لئے ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ۔ سماعت میں دونوں فریق سے یکساں اور مساوی سلوک کیا جاتا ہے ۔ شہادتوں پر غور کرنے کے بعد کونسل اپنا فیصلہ سناتی ہے ۔ جسے فریقوں کو ماننا پڑتا ہے ۔ لیکن اگر کسی فریق کو مقامی کونسل کے فیصلہ سے شکایت ہو تو اس ملک کی سپریم کونسل سے اپیل کی جاسکتی ہے ایسی صورت میں مقامی کونسلیں تمام کاغذات اور شہادتوں کو سپریم کونسل کے پاس بھیج دیتی ہیں ۔ بعد ازاں ہز ہائی نس خاں سے اپیل کی جاسکتی ہے ۔ مردوں اور خواتین کے درمیان طلاق کے مقدمات کا فیصلہ بھی یہی کونسلیں کرتی ہیں ۔ ان کونسلوں میں خواتین بھی شامل ہیں ۔ اس لئے کوشش کی جاتی ہے کہ طلاق کی نوبت نہ آئے ۔ بلکہ تصفیہ ہو جائے ۔ اسی طرح اکثر و بیشتر حالتوں میں طلاق نہیں ہونے پاتی ۔ بہرحال اگر طلاق ناگزیر ہو تو کونسل اس کا خیال رکھتی ہے ۔ کہ مہر نان و نفقہ اور بیوی کے دوسرے مفادات کا تحفظ کیا جائے ۔ اس طریقہ کار کی وجہ سے وہ عدالتوں میں جانے اور مقدمہ کے اخراجات سے بچ جاتے ہیں ۔ اس کے ماسوا قانونی عدالت میں مقدمہ جانے سے اس کی شہرت ہوتی ہے اور دونوں خاندانوں کی عزت خاک میں مل جاتی ہے ۔ عام طور پر کونسلیں تصفیہ میں کامیاب ہو جاتی ہیں ۔ اسی وجہ سے اسماعیلیوں میں طلاق کی شرح بہت کم ہے ۔

فنانس کارپوریشن اور فنانشل ٹرسٹ اسمٰعیلیوں کی اقتصادی ضروریات پوری کرتے ہیں ۔ اسمٰعیلیوں کی کوآپریٹو سوسائٹیوں اور افراد کو برائے نام سود پر قرضے دیئے جاتے ہیں ۔ مقصد یہ ہے کہ ہر اسماعیلی تاجر کو آسانی کے ساتھ سرمایہ مہیا کیا جاسکے ۔ چنانچہ اس نظام کی وجہ سے اسمٰعیلیوں میں امداد باہمی کی تحریک کی نشوونما میں بڑی مدد ملی ہے ۔ یہ بات بلا پس و پیش کہی جاسکتی ہے کہ پاکستان ، افریقہ اور بھارت کے اسمٰعیلیوں میں دوسرے فرقوں کی بہ نسبت امداد باہمی کی تحریک زیادہ طاقتور ہے ۔ نیم فوجی طرز کی انجمنیں کافی ترقی کر چکی ہیں ہر شہر میں اسمٰعیلی والنٹیئرز اور بوائے اسکاؤٹ گرلز گائیڈ ۔ اسکاؤٹ لیڈر، لیڈی والنٹیئرز اور آرکسٹرا بینڈ موجود ہیں ۔ ان میں سے بعض نے اپنے اپنے ملکوں میں انعام حاصل کیا ہے ۔ ہر اجتماعی تحریک کے نظم و انصرام کی ذمہ داری ان کے سپرد کی جاتی ہے اور قابل تعریف ضبط و نظم سے کام کرتے ہیں ۔ سماجی خدمت کے خاص خاص شعبوں کا تذکرہ ہے ۔ اس کے علاوہ کئی چھوٹے ادارے قائم ہیں جو قابل قدر خدمت سرانجام دے رہے ہیں ۔

(مرسلہ فتح محمد شرما از کراچی)

درخواست دعا

میرے والد محترم منشی سبحان علی صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے ۔ آمین ۔ بشارت احمد دارالرحمت ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں پچھلے چند سالوں سے غیر معمولی اضافہ ہوا۔ جس کی وجہ سے جلسہ سالانہ کا خرچ بھی بڑھ گیا ہے چنانچہ اس سال جلسہ کا خرچ ایک لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ لیکن اس وقت تک چندہ جلسہ سالانہ کی آمد مبلغ تریسٹھ ہزار (۶۳۰۰۰) روپے کے قریب ہے گویا ابھی تک جلسہ سالانہ کے خرچ کی دو تہائی رقم بھی وصول نہیں ہوئی۔

اس مد کا خرچ اتنی احتیاط اور کفایت شعاری سے کیا جاتا ہے کہ کسی دوسری جگہ کے متعلق یہ قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اتنی رقم میں متواتر تین دن ساٹھ ستر ہزار زائرین کو کھانا دیا جا سکے۔ یہاں پر کئی مہمان اس سے زیادہ عرصہ قیام کرتے ہیں کیونکہ بہت سے دوست جلسہ سے کچھ دن پہلے تشریف لے آتے ہیں۔ اور بعد میں بھی مرکز کی برکات سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے کچھ عرصہ قیام کرتے ہیں خوراک کے علاوہ دوسری ضروریات اور انتظامات پر بھی اسی مد سے خرچ کیا جاتا ہے۔

مہمان نوازی مسلمانوں کی محبوب روایات میں سے ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی آمد تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جس میں یقیناً عام مہمان نوازی سے زیادہ ثواب ہے۔ مجلس مشاورت نے بھی اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہوا ہے لیکن پھر بھی بعض جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی میں پیچھے ہیں۔

پس میں تمام احباب جماعت سے اور خاص طور پر عہدہ داروں اور نمائندگان مجلس مشاورت سے اپیل کرتا ہوں کہ نہ صرف اپنا چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی ادا کریں۔ بلکہ اپنی جماعتوں کی اس چندہ کی وصولی کا جائزہ لیں۔ اور جو کمی رہ گئی ہے اسے جلد وصول کروا کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دیں۔ تا جلسہ سالانہ کا خرچ پورا ہو سکے۔ اب اس بارہ میں مزید تساہل کی گنجائش نہیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

نوٹ فرماویں

جن احباب کا "چندہ تحریک جدید" ۳۱ جنوری تک مرکز میں داخل ہو جائیگا۔ اور جن کا سو فیصدی وعدہ پورا ہو گا ان کے نام فروری ۵۸ء کے پہلے عشرہ میں اخبار میں شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔ کیونکہ وہ وہ احباب ہیں۔ جنہوں نے وعدوں کو ۳۱ جنوری کے اندر اندر ادا کر لیا۔ یا بالفاظ دیگر یہ کہو کہ وہ وعدے کے ساتھ ہی ادا کر چکے۔

چونکہ ۳۱ دسمبر تک وعدے کے ساتھ ہی ادا کرنے والوں کے نام اخبار الفضل میں سات قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اسلئے جنوری میں ادا کرنے والوں کے نام بھی بوجہ وعدوں کی میعاد کے اندر ادا کرنے کے شائع کرنا مناسب ہے۔ تا وہ احباب جو باوجود خواہش اور کوشش کے ادا نہیں کر سکے۔ وہ فروری کے آخر تک یا زیادہ سے زیادہ مارچ کے آخر تک ادا کریں۔ اس طرح ان کی ادائیگی بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سابقون الاولون میں ہو جائے۔ اے خدا تو ان کی مدد فرما۔ جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید

ایک ہیڈ مسٹریس بی اے بی ٹی اور ایک لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت

ایک گرلز ہائی سکول کے لئے ایک ہیڈ مسٹریس بی اے بی ٹی کی ضرورت ہے علاوہ ازیں ایک مل کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر کی بھی ضرورت ہے۔ جو بہنیں درخواست دینا چاہیں۔ وہ نظارت ہذا سے ضروری کوائف حاصل کر سکتی ہیں۔

(ناظر امور خارجہ ربوہ)

درخواست دُعا

میرے والد محترم منشی سبحان علی صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بشارت احمد دار الرحمت ربوہ

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے ضروری اعلان

ربوہ کی مقدس بستی میں رہائش کے خواہشمند احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں بحساب چھ صد روپیہ ۶۰۰/- روپے کنال زمین ریزرو کی جا رہی ہے۔ یہاں پر کم از کم دس مرلہ اور زیادہ جتنی زمین کی ضرورت ہو اس کی پوری رقم پیشگی بھجوا کر درخواست دی جائے تاکہ زمین ریزرو کی جا سکے۔

خیال رہے کہ جلسہ سالانہ ۵۷ء پر ۲۰۰ کنال زمین بحساب ۶۰۰/- روپے کنال فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ زمین جونہی احباب نے ریزرو کرائی۔ موجودہ مقررہ نرخ ختم ہو جائیگا۔

نوٹ:۔ جماعت کے عہدیداران مہربانی فرما کر یہ اعلان جمعہ کے روز احباب کو سنا دیں۔ تاکہ سب دوستوں تک اعلان پہنچ جائے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

"قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں"

اس عنوان پر رسالہ الفرقان جنوری ۵۸ء میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کا مبسوط مضمون شائع ہوا ہے۔ کچھ زائد پرچے طبع کرائے گئے ہیں۔ دس آنہ فی نسخہ کے حساب سے قیمت بھیج کر طلب فرما سکتے ہیں۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج کی ڈسپنسری کے لئے ایک تجربہ کار محنتی نوجوان کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ RS ۵۰-۳-۸۰ + ۲۰٪ مہنگائی الاؤنس پراویڈنٹ فنڈ ہے۔ درخواستیں بنام پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ فوری طور پر ارسال ہوں

(سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

سونے چاندی کے زیورات

سونا چاندی۔ یا سونے چاندی کے بنے ہوئے زیورات وغیرہ جو بنکوں یا کسی دوسری جگہ حفاظت میں رکھے ہوئے ہوں۔ ان پر بھی زکوٰۃ اسی طرح واجب ہے۔ جس طرح بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر۔ جن بہنوں کے زیورات اس طرح محفوظ رکھے ہوں اور وہ نصاب کی حد تک پہنچے ہوں۔ تو ان پر زکوٰۃ ادا فرما دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

نذیر محمد صاحب بلوچ واقف زندگی وفات پا گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم مخلص اور دیندار نوجوان تھے۔ اپنا کام خندہ پیشانی سے کرتے تھے۔ ملنسار اور خلیق تھے۔ اوائل ۱۹۴۷ء سے زمیندارہ وقف کے ماتحت زندگی وقف کر کے محمد آباد اسٹیٹ نور نگر فارم میں کام کرتے رہے تقریباً ۱۱ سال سلسلہ کی خدمت کی باوجود قلیل گذارہ ملنے کے کبھی کسی جگہ شکوہ کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ ہمت اور صبر و استقلال دکھاتے رہے۔ اور آخری دم تک اپنے کام کو بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ آپ کی قوم کھلول بلوچ اور وطن ڈیرہ غازیخاں تھا۔ مختصر علالت کے بعد ۱۳ جنوری ۱۹۵۸ء بروز پیر بوقت ۱۲ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ۳۴ سال تھی۔ اپنی یادگار ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (خاکسار منشی سلطان احمد عفی عنہ نور نگر فارم)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کو اطلاع کر سکے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۷۷۴:- میں امۃ اللہ ملک زوجہ ملک ضیاء الدین صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن وہاڑی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حسب ذیل ہے -

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپیہ زیور طلائی وزن تیرہ تولہ۔ قیمتی ۱۸۰۰/- روپے۔ کل میزان ۵۰۰/۴ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -

راقم الحروف ملک عبدالرحمن کلرک دفتر بیت المال۔ ربوہ

الامۃ:۔ امۃ اللہ ملک بقلم خود

گواہ شد: ملک ضیاء الدین خاوند موصیہ وہاڑی۔ ضلع ملتان

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۷۵۸:- میں محمد نواز ولد چوہدری محمد یوسف صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جھول۔ ڈاکخانہ باغ بہار بنگلہ ضلع رحیم یار خاں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۷/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری آمد بذریعہ زمینداره سالانہ مبلغ پانچ صد روپیہ ہوتی ہے - میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم الحروف:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

العبد محمد نواز ولد محمد یوسف

گواہ شد۔ مولوی حسن الدین وصیت نمبر ۵۶۲۶ از عیم انصار اللہ بستی جھول ضلع رحیم یار خان -

گواہ شد:۔ مولوی محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت بستی جھول وصیت نمبر ۵۲۱۴ ضلع رحیم یار خاں

نمبر ۱۴۷۶۰:- میں ملک مشتاق احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال - پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ڈاکخانہ خاص ضلع کیمبل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۷/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والدین بفضل خدا زندہ ہیں۔ ہاں میری تنخواہ مع الاؤنس اس وقت ۱۵۰/- روپے ہے - میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا - میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

العبد ملک مشتاق احمد ولد محمد شفیع ساکن واہ کینٹ ضلع کیمبل پور

گواہ شد بشیر احمد چغتائی (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ) ۲۲ چناب روڈ واہ کینٹ

گواہ شد۔ جلال الدین قمر چارج مین کوارٹر نمبر ۱۶/۶۵ 47 E واہ کینٹ ضلع کیمبل پور۔

درخواستہائے دعا

۱- مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب باجوہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھیوہ باجوہ۔ ضلع سیالکوٹ کئی دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ شفاء کاملہ عطا فرماوے۔ آمین (خاکسار عبدالکریم خاں کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج سیالکوٹ)

۲- میرے ایک لڑکے کی ترقی کی امید ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرماویں۔

(احمد اللہ خاں پنشنر) اڈکوٹہ)

۳- میرا بھائی عزیز محمد اسلم امسال آٹھویں جماعت کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد سلیم موضع چکیاں کلاں۔ ڈاکخانہ سوہاوہ ضلع گوجرانوالہ)

۴- میں بعارضہ بخار کافی دنوں سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت میری کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد رشید نیازی اسکول ماسٹر دوڑ۔ ضلع نواب شاہ سندھ)

(۵) میری والدہ محترمہ مریم بی بی المعروف ممتاز بیگم ایک عرصہ سے درد دل کے دورہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (مشتاق احمد ارشد بقلم خود مظفر گڑھ)

۶- میری چھوٹی لڑکی سینہ میں بلغم پیدا ہونے کے سبب سخت تکلیف میں ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ معصوم بچی کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے)

۷- میری چھوٹی بچی شہناز پروین کو چند دن سے نمونیا کے بخار کی شکایت ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ صحت بخشے۔

(غفوره بیگم لطف آباد ضلع ملتان)

۸- میرے بھائی ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۴ ج ب بعارضہ انفلوئنزا بخار بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں والسلام حکیم عبدالرحمٰن شاہ ربوہ

۹- میری لڑکی مبارکہ کے حلق پر فالج کا اثر ہو گیا ہے جسکی وجہ سے آواز ٹھیک نہیں ہے پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے - (سید عبدالغنی شاہ میٹھا ٹوانہ)

۱۰- میرے والد مستری دین محمد ربوہ میں بعارضہ میعادی بخار ایک ہفتہ سے بیمار ہیں تمام احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں (سعید محمد جہلم)

(۱۱) مجھے قریباً دو ہفتہ سے میعادی بخار ہے۔ میں بوڑھا آدمی ہوں - کمزوری بہت زیادہ ہے - احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دین محمد

دعائے مغفرت

میرے ماموں جناب حاجی محمد شریف صاحب جو کہ ایک نہایت مخلص شخص تھے بروز جمعہ مورخہ ۵۸/۱/۲۴ کو انتقال فرما گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔ (ظہور الحسن ہاشمی کریانہ مرچنٹ ریل بازار چنیوٹ)

نمبر ۱۴۷۵۷:- میں رشید الدین صاحب ولد چوہدری جلال الدین صاحب قوم جاٹ پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالصدر غربی ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد بطور الاؤنس پچاسی روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۵۷ء۔

العبد:۔ رشید الدین دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد رفیق ملک سیکرٹری وصایا دارالصدر غربی ۵۷/۱۱/۲۳

گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب محلہ دارالصدر غربی ربوہ ۵۷/۱۱/۲۲

مشرقی پاکستان میں انسداد سمگلنگ کا نیا قانون نافذ کر دیا گیا

تمام پرانے قوانین اور آرڈی ننس منسوخ کر دیئے گئے

ڈھاکہ ۳۰ جنوری۔ ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں سمگلنگ کی روک تھام کی تمام کارروائی نئے قانون کے تابع کر دی گئی ہے۔ جسے قومی اسمبلی نے حال ہی میں منظور کیا تھا۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ نئے ایکٹ کے تحت ۱۹۵۰ء۔ ۱۹۵۲ء کے قوانین نیز ۱۹۵۷ء کے آرڈی ننس کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور ۱۸۷۸ء اور ۱۹۲۴ء کے کسٹمز ایکٹ میں بعض ترمیمیں کر دی گئی ہیں۔ جن کے بعد وہ اور زیادہ سخت ہو گئے ہیں اور ان کے تحت سمگلنگ کی روک تھام کرنے والے فوجیوں اور دوسرے سرکاری محکموں کے عملے کو خاص اختیارات حاصل ہو گئے ہیں فوج کے تمام چھوٹے اور بڑے افسروں کو پورے صوبے میں لینڈ کسٹم افسروں کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ درجہ اول اور درجہ دوم کے مجسٹریٹوں محکمہ خوراک کے ڈسٹرکٹ کنٹرولروں۔ چیف انسپکٹروں۔ انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں محکمہ جنگلات کے تمام ایسے افسروں کو جن کا عہدہ فارسٹ رینجر سے کم نہ ہو اور پولیس کے تمام افسروں کو لینڈ کسٹم افسر کے اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ کسٹم افسروں کے اختیارات و فرائض صرف سرحدی علاقوں اور سب ڈویژنوں میں اپنے اپنے دائرہ اختیار میں بروئے کار لاسکیں گے۔

سعود اور فیصل کے نام شاہ حسین کا پیغام

عمان ۳۰ جنوری اردن کے شاہ حسین نے اپنے دو وزراء کے ہاتھ سعودی عرب کے شاہ سعود اور عراق کے شاہ فیصل کے نام پیغام بھیجا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ پیغام عرب ملکوں کو صدر ناصر کی اس دعوت کے پیش نظر بھیجے گئے ہیں کہ وہ شام اور مصر کی وفاقی یونین میں شریک ہو جائیں۔ اس یونین کے قیام کا اعلان اسی ہفتے متوقع ہے۔

داؤد خیل میں کیمیاوی کھاد کی تیاری

کراچی ۳۰ جنوری داؤد خیل میں پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے کیمیاوی کھاد کے کارخانے میں کام شروع ہو گیا ہے اور اب فی گھنٹہ دو ٹن امونیم سلفیٹ تیار کی جا رہی ہے یہ کارخانہ ۱۲ کروڑ کی لاگت سے مکمل ہوا ہے۔ اس میں سالانہ پچاس ہزار ٹن کھاد تیار کرنے کی گنجائش ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

سورج چاند اور ستاروں کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کھیتوں۔ درختوں اور چھتوں سے سورج چاند اور ستاروں کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ مکانوں میں سورج چاند اور ستارے نہیں رہتے۔ چھتیں سورج چاند اور ستاروں کی حفاظت نہیں کرتیں ان چیزوں سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہوتے ہیں تو انسان محروم ہوتے ہیں سورج چاند اور ستارے نہیں جن کے لئے آندھی آئی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ انسان ہوتے ہیں کہ جن کے درمیان اور سورج اور چاند اور ستاروں کے درمیان گرد و غبار حائل ہو جاتا ہے۔ ورنہ سورج۔ چاند اور ستارے ہمیشہ سے روشن ہیں۔ ہماری پیدائش سے لاکھوں کروڑوں سال قبل بھی روشن تھے اور شاید ہماری وفات کے لاکھوں کروڑوں سال بعد تک بھی اسی طرح روشن اور چمکتے رہیں گے۔ جیسے وہ آج روشنی دیتے اور چمکتے ہیں۔ سورج اسی طرح گرمی پہنچاتا رہے گا جس طرح وہ آج پہنچا رہا ہے۔ سورج اور چاند کھیتوں کو اسی طرح فائدہ پہنچاتے رہیں گے اور پہنچاتے چلے جائیں گے جس طرح وہ آج پہنچا رہے ہیں۔ وہ جراثیم کو اسی طرح ماریں گے اور مارتے چلے جائیں گے جیسے وہ ہمیشہ سے مارتے چلے آئے ہیں ہاں ایک عارضی عرصہ میں اور ایک خاص ماحول میں انسان ان کے فائدے سے محروم ہو جاتا ہے۔ بظاہر دنیا سمجھتی ہے کہ سورج غائب ہو گیا ہے۔ بظاہر دنیا سمجھتی ہے کہ چاند اور ستارے چھپ گئے ہیں اور اب روشنی نہیں دیتے حالانکہ وہ برابر روشن ہوتے ہیں اور روشنی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ یہی حال سچائیوں کا ہے۔ سچائی غائب نہیں ہوتی۔ سچائی نہیں مٹتی انسان غائب ہوتا ہے اور انسان مٹ جاتا ہے۔ بے وقوف سمجھتا ہے کہ سورج چاند اور ستارے چھپ گئے ہیں حالانکہ یہ خود چھپ جاتا ہے اور تاریکیوں میں پھنس جاتا اور روشنی کے فوائد سے محروم ہو جاتا ہے۔ مگر وہ اس محرومیت کو دوسرے کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

مغربی پاکستان کی تمام نہریں پختہ کر دی جائیں گی

مرکزی حکومت کئی کروڑ روپے کے ہمہ گیر منصوبے پر غور کر رہی ہے

حیدر آباد ۲۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان سیم اور نہروں سے پانی کا رستا روکنے کے لئے ایک ہمہ گیر منصوبے پر غور کر رہی ہے جس پر کئی کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

اس منصوبے کے تحت ملک کی تمام نہروں میں سیمنٹ اور کنکریٹ کی استرکاری کر دی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم ملک فیروز خاں ان دونوں خرابیوں کو ختم کرنے کے خاص طور پر متمنی ہیں جن کی وجہ سے بہت سی قابل کاشت اراضی بیکار ہوتی جا رہی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم نے پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن پر زور دیا ہے کہ وہ سیمنٹ کی پیداوار ۲۵ لاکھ ٹن سالانہ تک کر دے۔ تاکہ نہروں سے پانی کے رسنے اور سیم کے خلاف "بھرپور جنگ" شروع کی جا سکے۔

سرکاری جائزے کے مطابق پانی رسنے اور سیم کی وجہ سے پاکستان کی لاکھوں ایکڑ زرخیز زمین بیکار ہوتی جا رہی ہے سابق ریاست خیرپور۔ سکھر۔ جیکب آباد اور لاڑکانہ کے اضلاع اور سکھر بیراج کے دائیں کنارے کے تمام علاقے کو خاص طور پر شدید نقصان پہنچا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سابق ریاست بہاولپور کی سات لاکھ ایکڑ بہترین زمین پانی رسنے اور سیم سے متاثر ہو چکی ہے۔ جس میں سے پچیس ہزار ایکڑ کاشت کے بالکل قابل نہیں رہی۔ اس کے علاوہ اسی علاقے کے پچاس گاؤں بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ ساڑھے چھ ہزار عمارتیں منہدم ہو چکی ہیں اور بارہ ہزار عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

ہالینڈ کے ایک ولندیزی ماہر نے حال ہی میں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ وہ پانی کا رستا اور سیم روکنے اور متاثرہ علاقوں کو دوبارہ قابل کاشت بنانے کے لئے اپنی تجاویز عنقریب حکومت پاکستان کو پیش کر دیگا۔

بھارتی مسلمان اقتصادی بحران میں مبتلا ہیں

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ جمعیت العلماء کے ترجمان الجمعیۃ نے لکھا ہے کہ بھارتی مسلمان ایک اقتصادی بحران سے دوچار ہیں اور ملازمت کے معاملے میں انہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

الجمعیۃ نے اپنے ایک اداریہ میں لکھا ہے کہ اگرچہ پورا بھارت وسیع پیمانے پر بے روزگاری اور معاشی بدحالی میں مبتلا ہے لیکن مسلمان تمام دوسرے فرقوں سے زیادہ مصائب کے شکار ہو رہے ہیں ان کی جانب نسبتاً زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ روزگار کے معاملے میں انہیں ہمیشہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

اندھرا کی بعض مثالیں پیش کرتے ہوئے الجمعیۃ نے لکھا ہے کہ اندھرا میں تجارت اور کاروبار کے دروازے مسلمانوں پر پہلے ہی بند تھے۔ اب ان کو ملازمتوں سے بھی نکالا جا رہا ہے۔ اسی طرح یو پی کے مسلمان بھی جن کے معاش کا زیادہ تر زمینداریوں اور سرکاری ملازمتوں پر دار و مدار تھا شدید اقتصادی بحران سے دوچار ہیں۔

الجمعیۃ نے شکایت کی ہے کہ مقابلے کے امتحانوں میں مسلمانوں کے نام کہیں نظر نہیں آتے۔ حال ہی میں ریلوے نے دہلی میں آٹھ سو افراد بھرتی کئے تھے جن میں صرف تین مسلمان تھے۔ یہ ایک انتہائی افسوسناک صورت حال ہے۔

جمعیۃ العلماء کے ترجمان نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی روز افزوں کمی کی تحقیقات کی جائے اور یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ یہ صورت حال کسی دیدہ و دانستہ پالیسی کا نتیجہ نہ ہو۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴